Tarjihaat
Volume:III
Issue: V
مئی ۲۰۲۳
ISSN: 2583-0082

ریاض اکبر
آسٹریلیا

پسِ مرگ

ایک منظر تھا ترے شہر سے جاناجاناں
کاندھوں کاندھوں وہ کہیں دور بہت دور سفر
ایک بیتاب تمتع سے مزین، چپ چاپ
ایک ہیجان سمیٹے ہوئے خاموشی سے
ایک ہی سمت مرتب سے زمینوں پہ نقوش
کئی نسلوں سے کئی اجنبی ناموں کے ہجوم
طنزیہ ہنستے ہوئے زیست کے اندازے پر

چند لمحوں کے لئے خود بھی مجھے ایسے لگا
جیسے کاجل سا بکھرتا ہو کہیں غازے پر
جیسے دیوار سی چن دے کوئی دروازے پر
یا کوئی شام سی محدود ہوئی جاتی ہو
یا کوئی راہ سی مسدود ہوئی جاتی ہو
اور پھر توڑ کے لمحوں کا طلسمی ہالہ
ہمرکابی کے تسلسل کا تحیر جاگا
کوئی آغاز نہ انجام نہ آنا جانا
بے معانی سا لگا وقت گزرنے کا خیال

دیکھ یہ ہم ہی تو ہیں جھیل کنارے بیٹھے
نرم سی گھاس پہ تھامے ہوئے اک دوجے کو

Tarjihaat
Volume:III
Issue: V
مئی ۲۰۲۳
ISSN: 2583-0082

گیلی مٹی سے بھرے جھولتے ننگے پائوں
سبزہ زاروں میں پرندوں کی صدا پر رقصاں
اور وہ ایک پناہ گاہ میں سلگتی ہوئی آگ
وہ جہاں غار میں کچھ ہم نے بنائے تھے نقوش
اور پھر شام اسی آگ کے سائے میں کہیں
ایک دوجے کے بدن رنگ دئے تھے ہم نے

پھر یہی رنگ لئے ایک بسنتی رت میں
ہم نے اک ساتھ ہی کی سرسوَتی کی پوجا
آبلہ آبلہ ہاتھوں میں دعائیں بھر کے
دیکھ کس شوق سے ترشے ہیں یہ ہم نے پتھر
یہ گوبیکلی، یہ اجنتا، یہ ہمارے مندر
اجنبی لفظ تھے، اچھے لگے گھر لے آئے
اپنے آنگن میں رواجوں کے شجر لے آئے

ان رواجوں سے بغاوت بھی ہمیں نے کی ہے
نت نئی سوچ کے رنگین علم تھامے ہوئے
یہاں ٹکشاپ میں میری تری پرجوش بحث
پھر کبھی بات نہ کرنے کی وہ پکی قسمیں
پھر اسی شام سبھی توڑ کے قسمیں رسمیں
اپنا اس طور سے ملنا کہ بچھڑ نہ پائے

اور ہر ماہ وہ میٹنگ کو کہیں اپنا سفر
ذہن الجھا ہوا الفاظ کے انباروں سے
چاندنی جھانکتی بالوں کی کئی تاروں سے
وہی ہاتھوں کا بڑے شوق سے کی بورڈ پہ رقص

وہی پلکوں کو جھپکنے کا تمہارا انداز
اور چہرے پہ وہ کڑوا سا تاثر کہ مجھے
اس ایرلائن کی کافی نہیں اچھی لگتی

جانتا ہوں کہ کئی اور جنم بھی ہونگے
آج جو ہم ہیں ہیں جدا پھر سے بہم بھی ہونگے
پھر سے تحریر میں آئے گا فسانہ جاناں
گو جدائی ہے رفاقت کا بہانہ جاناں
پھر بھی اچھا سا لگا تجھ کو بتانا جاناں
ایک منظر تھا ترے شہر سے جانا جاناں

***